

بھاڑ کر اسے بتا سکتے ہیں کہ عشق و محبت کے معاملات میں تیری نصیحت ہمارے لیے بالکل بے حقیقت اور بے اثر ہے۔

○

ہے بسکہ ہر اک اُن کے اشارے میں نشاں اُور

کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اُور

یارب! وہ نہ سمجھے ہیں، نہ سمجھیں گے مری بات

دے اور دل اُن کو، جو نہ دے مجھ کو زباں اُور

ابرو سے ہے کیا اس نگہ ناز کو پیو مند؟

ہے تیر مقتدر، مگر اُس کی ہے کماں اُور

تم شہر میں ہو تو ہمیں کیا غم؟ جب اُٹھیں گے

لے آئیں گے بازار سے، جا کر دل و جاں اُور

ہر چند سبکدست ہوئے بُت شکنی میں

ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہے سنگِ گراں اُور

ہے خونِ جگر جوش میں، دل کھول کے روتا

ہوتے جو کئی دیدہ و خوشنابہ نشاں اُور

مرتا ہوں اُس آواز پہ، ہر چند سراٹھ جائے

جلاؤ کو لیکن وہ کہے جائیں کہ "ہاں اُور"

۱۔ لغات - نشان :

یہاں اس کے معنی پتا، نکتہ اور

بھید ہیں۔

بسکہ : چونکہ۔

شرح : چونکہ ان کے

ہر اشارے میں کوئی اور ہی نکتہ

اور ہی بھید پایا جاتا ہے، اس

لیے وہ محبت بھی کرتے ہیں تو ہمارا

خیال دوسری ہی طرف جاتا ہے۔

یعنی ہم سمجھتے ہیں کہ اس میں بھی

کوئی نہ کوئی چال اور فریب ہے۔

عاشق محبوب کی ادائیں

دیکھ دیکھ کر اتنا پریشان ہو چکا ہے

کہ اس کے دل میں کسی بھی بات کے

لیے یقین کی کوئی صورت باقی نہیں

رہی۔ وہ یقین کا جو ہر ہی کھو چکا

ہے، لہذا محبوب بظاہر محبت بھی

کرے تو عاشق کے لیے اطمینان

کی کوئی صورت نہیں بنتی۔ بدرجہ آخر

وہ یہ سمجھ سکتا ہے کہ محبت کا اظہار